



سوال

(316) کپڑے کی موجودگی کے باوجود ننگے سر نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ننگے سر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ جب کہ کپڑا بھی موجود ہو۔ نیز یہ بھی ثابت ہے کہ کالا عمامہ سنت ہے کیا یہ سنت سر پر کپڑا رکھ کر نماز پڑھنے کو بھی ثابت کر رہی ہے۔ نیز ٹوپی کے ساتھ یا بغیر ٹوپی کے نماز میں اجر کے لحاظ سے افضل یا ادنیٰ کا فرق پڑتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کپڑے کی موجودگی کے باوجود ننگے سر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ (صحیح البخاری، باب عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ، رقم: ۳۵۲) کالے عمامہ سے صرف اس کے پہننے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ حالت نماز بطور خاص اس سے استدلال کرنا مشکل امر ہے، اگرچہ عام معمول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پگڑی پہننا تھا، لیکن صحیح بخاری کی روایت میں حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاجِدِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، وَقَدْ أَلْقَى ظَرْفِيهِ عَلَى عَاتِقِيهِ، صحیح البخاری، باب الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ نَلْتَفِتُ بِهِ، رقم: ۳۵۵

یعنی "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے، اس کی دونوں طرفوں کو آپ نے دونوں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔"

پھر صحیح بخاری وغیرہ میں مُصَلِّيِ الْأَمْتِ (امامت کی جگہ) پر ہنڈ کر غسل (جنابت کے غسل کے یاد آنے) جنابت والی روایت سے مترشح (واضح) ہے، کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگے سر نماز پڑھائی تھی۔

ٹوپی یا بغیر ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا بظاہر یکساں جواز ہے۔ اگر ایسا کوئی مسئلہ ہوتا، تو جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بارے میں فرمایا: کہ اس کی نماز بغیر دوپٹے قبول نہیں ہوتی، وہاں مرد کو بھی امر دیا جاسکتا تھا۔ اس وقت حکم نہ دینا، اس بات کی دلیل ہے، کہ مرد کے لیے ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ



فتاوى حاقظ ثناء التمدنى

كتاب الصلوة: صفحه: 304

محدث فتوى